THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

قرآن کریم اور وید کی جمع وتدوین اور ترتیب کا تاریخی وتقابلی جائزہ

A HISTORICAL AND COMPARATIVE REVIEW OF THE COMPILATION, COLLECTION AND SEQUENCE OF THE HOLY QURAN AND THE VEDA

1. Nida Umar Khattab

M.Phil. Scholar, Department of Islamic Learning, University of Karachi, Sindh.

Email: nidaumar95@gmail.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0003-2775-0947

2. Saifullah Bhutto

Associate Professor, Deptt of Basic Sciences ,Quaid-e-Awam university of Engineering Science & Technology Nawabshah, Sindh, Pakistan
Email: bhuttosaifullah@quest.edu.pk

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0001-9503-6425

To cite this article:
Khattab, Nida Umar, and Saifullah Bhutto. “A HISTORICAL AND COMPARATIVE REVIEW OF THE URDU-COMPILATION, COLLECTION AND SEQUENCE OF THE HOLY QURAN AND THE VEDA.” *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 6, No. 2 (December 22, 2020): 55–81.
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue11urduar4
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2020-12-22

CC BY NC SA
Open Access

قرآن کریم اور وید کی جمع وتدوین اور ترتیب کا تاریخی و تقابلی جائزہ

A HISTORICAL AND COMPARATIVE REVIEW OF THE COMPILATION, COLLECTION AND SEQUENCE OF THE HOLY QURAN AND THE VEDA

Nida Umar Khattab, Saifullah Bhutto

ABSTRACT:

This paper will review historically and comparatively the process of conservation through collection and arrangement of two major religious books, the Holy Quran and the Veda. Both are considered as sacred books for the followers of respective faiths, i.e. Islam and Hinduism. Muslims believe that the holy Quran is the more often read book in the world as compared to other religious scriptures. It is firmly believed by the Muslims that the Holy Quran is the literal word of Allah, the Almighty, revealed down to Prophet Muhammad (S.A.W) in Arabic language through the Angel Gabriel in different ways fourteen centuries ago and is believed to be unchanged since then. The process of collection and compilation of the Quran underwent different periods and stages. Similarly, the Veda, the holy book of Hinduism, was collected and compiled after many years of its verbal memorization. It is divided into four major portions. Due to being among the very ancient religious literatures of the world, the Veda, unlike Quran, faces the challenge of being original and free of alteration & amendments in the historical process of collection and compilation. This comparative study will focus on the collection, compilation and the sequence of both scriptures in an unbiased way to make clear the similarities and differences between these two religious books. The method of this research is historical and comparative analysis. This research will indicate that the process of collection of the Quran was made in very organized way while the Veda had an uncertain record of collection and compilation. This study will reveal that there is a significant difference between the Quran & Veda in terms of originality and authenticity due to the difference of process of their preservation. Further research should be done on this subject to get the best results from the comparison of these two books and for this it is necessary to try to know more about the history of Vedas.

KEYWORDS: Comparative review, Quran, Veda, Collection, Compilation, Sequence.

کلیدی الفاظ: تقابلی جائزہ، قرآن، وید، تدوین، ترتیب

تعارف:

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے لقب سے نوازا ہے۔ انسان دنیا میں آنے کے بعد بہت سے قبائل اور مذاہب میں بٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابتداء سے ہی انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہر زمانے میں کتب اور انبیاء کو زمین پر اتارا جن میں سے تقریباً ۲۵ انبیاء اور چار کتب کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ ان چاروں کتب میں سے صرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ[1]

"ہم نے ہی قرآن کریم کو نازل کیا اور ہم ہی اس کتاب کے محافظ ہیں۔ اور صرف ایک ایسا مذہب ہے جس کے متعلق فرمایا:

"اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا"

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ صرف اسلام ایسا مذہب ہے جس کے متعلق اللہ نے اپنی رضا کا اعلان کیا اور اس مذہب کی کتاب اور رسول کے متعلق فرمایا: "وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی"[2] "اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن میں ذرہ برابر بھی ردو بدل نہیں۔ مذاہب کا مطالعہ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کے دنیا میں پائے جانے والے مذاہب میں مقدس کتب پائی جاتی ہیں۔ ہمارے اس مقالے کا موضوع دنیا میں پائے جانے والے دو بڑے مذاہب اسلام اور ہندومت کی مقدس کتابیں قرآن اور وید کی جمع و تدوین اور ترتیب کے لحاظ سے تاریخی و تقابلی جائزہ کرنا ہے۔ قرآن کریم جو کہ مذہب اسلام کی مقدس کتاب ہے۔ قرآن جس کے معنی پڑھنے کے ہیں جو بمطابق سیرت النبی ﷺ ۲۳ سال کے عرصے میں اللہ کے آخری پیغمبر پر نازل ہوئی۔

---

[1] Al-Quran 9:15
[2] Al-Quran 53: 3,4

مندرجہ بالا معروضات کی روشنی میں قرآن کا تصور بلکل واضح ہو جاتا ہے جبکہ دیگر مذاہب کی مقدس کتب کے متعلق شکوک وشبہات موجود ہیں، ہمارے موضوع کے تقابل کا دوسرا حصہ وید ہے۔ جس کی تاریخ کے متعلق خود ہندووں کے یہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ قرآن کی تاریخ، تدوین اور ترتیب ہمیں واضح طور پر ملتی ہے جبکہ وید کے متعلق ایک سوال قائم ہے اور اسی سوال کے ساتھ ان میں تقابل کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اس مقالے میں ان دونوں کتابوں کی جمع وتدوین اور ترتیب کو واضح طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور پھر انکا تقابل کرنے اور ان میں پائے جانے والی یکسانیت اور تضاد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے کی اہمیت وضرورت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر دور کے علماء کرام نے قرآن کریم کی جمع وتدوین اور اس کی ترتیب کو تاریخی لحاظ سے قلم بند کیا ہے اور اسی طرح وید کی جمع وتدوین اور ترتیب کو بھی ہر دور میں تاریخی لحاظ سے قلم بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب کسی چیز کی تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اسکے حقائق بھی منظر عام پر آتے ہیں اور قرآن اور وید دونوں ہی اپنے مذہب کی مقدس کتابیں ہیں تو یہ بات لازم آتی ہے کہ جس طرح قرآن کا تصور کلی طور پر بیان ہے اس طرح وید کا تصور بھی واضح ہو۔ ان کتابوں کی جمع وتدوین اور ترتیب کا تاریخی وتقابلی جائزہ لینے کے مقاصد یہ ہیں کہ وید کی تاریخ وتدوین کی تمام اختلافی تاریخوں کو یکجا کرتے ہوئے ایک تاریخ کی طرف رجوع کیا جائے، ان کتابوں (مراد قرآن اور وید) کا تاریخی وتقابلی جائزہ کرتے ہوئے انکی قدامت کو بیان کیا جائے اور قرآن اور وید میں پائے جانے والی یکسانیت اور تضاد کو بیان کیا جائے۔

تحقیق کا طریقہ کار:

اس تحقیق کا اسلوب تاریخی وتقابلی جائزہ کرنا ہے۔ جس میں کسی بھی دو کتابوں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور پھر ان میں پائے جانے والی یکسانیت یا تضاد کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہمارا کام چونکہ دو مذاہب کی مقدس کتابوں کی جمع وتدوین اور ترتیب کا تاریخی وتقابلی جائزہ لینا ہے، اس لیئے اس تحقیقی مقالے کی تیاری میں تاریخی وتقابلی طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے تحقیقی کام کو مکمل کیا گیا ہے۔ قرآن کریم اور وید کی جمع وتدوین اور ترتیب کا تاریخی وتقابلی جائزہ کرتے ہوئے ان میں پائے جانے والے یکسانیت اور اختلافات کو واضح کیا گیا ہے۔ بنیادی اور ثانوی ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ موضوع کی مناسبت سے مواد کو یک جگہ جمع کرنے کے لئے لائبریری، برقی کتب اور آن لائن لائبریریز سے استفادہ کیا گیا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ:

تاریخ پر مسلم اور ہندو علماء کرام کی بہت سی کتابیں مختلف زبانوں میں ملتی ہیں جیساکہ ہمارا موضوع ان دونوں کتابوں کے تقابل کا ہے تو اس طرح کی کتاب جن میں ان کا تقابل کیا گیا ہو ہماری نظر سے نہیں گذری۔ البتہ قرآن اور وید کی جمع وتدوین، ترتیب اور انکی تاریخوں کو مختلف کتابوں میں قلم بند کیا گیا ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

الاتقان فی علوم القرآن مولف علامہ جلال الدین سیوطی[3]،امام سیوطی کی یہ کتاب قرآن کے علوم کے بارہ میں ایک بہترین کتاب شمار کی جاتی ہے،امام سیوطی نے اپنی اس کتاب میں قرآن کے ہر پہلوں کے متعلق تفصیلاً بیان کیا ہے جو دو جلدوں پر محیط ہے۔

التبیان فی علوم القرآن، مولف محمد علی صابونی[4]،التبیان فی علوم القرآن ایک طرح سے امام سیوطی کی کتاب کا خلاصہ ہے۔

علوم القرآن مولف ڈاکٹر صبحی صالح لبنان[5]،جمع وتدوین ڈاکٹر محمد عبدالقیوم[6].

ویدک ادب اور اردو مولف ڈاکٹر اجے مالوی[7].

ویدک ادب ایک مطالعہ مولف چرن جیت لال سہگل[8].

اصول تفسیر سوالاً وجواباً مولف مولانا ابو نعمان بشیر احمد[9].

علوم القرآن مولف مولانا محمد تقی عثمانی[10].

جمع وتدوین قرآن مولف سید حسن[11].

---

[3],Jalāl-ud-dīn, al-Suyūṭī *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an*, (ṭāb' khāld mqbūl, mūṭab' lā'l star printer, n.d.).

[4] Muhammad Ali al-sabuni, *al-Tibyan fi Ulum al-Quran*, Trans. Akhtar Fatahpuri (Lahore: Maktabah Rahmaniah, n.d).

[5] Dr. Subhi Salih, *Ulum al-Quran*, Trans. Prof. Ghulam Ahmad Hariri (Faisalabad: Malik Sons, n.d.)

[6] Hafiz Abdul Qayum, *Jam'-o-Tadwin Quran* (Lahore: Al-Faisal Nashran-o-Tajran kutub, 2016)

[7] Dr. Ajay Malvi,*Veedak Adab aur Urdu*, (Ilahabad: Dr. Ajay Malvi, 2009).

[8] Chiran Jeet Lal Sihgal, *Veedal Adab Aik Mutaliah*, (Delhi: Chiran Jeet lal Sihgal, 1998).

[9] Abu Numan Bashir Ahmad, *Usul Tafsir Sualan wa Juwaban*, (Darussalam, n.d.).

[10] Muhhamd Taqi Usmani, *Ulum al-Quran*, (Karachi: Maktabah Darul Ulum, 2012).

آسان علوم القرآن مولف پروفیسر مولانا محمد رفیق[12].

فضائل قرآن کی کتاب مولف حافظ عمران ایوب لاہوری[13].

ہندومت کا تفصیلی مطالعہ مولف حافظ محمد شارق[14].

A History of Ancient Sanskrit [15]،Prof.S.K. Prasoon, مؤلف Indian Scriptures Literatureمولف Max Muller۔[16] Max Muller سنسکرت لٹریچر کے رائٹر ہیں۔ مولر نے ویدوں کی تعلیمات براہمن سے لی اور ان کے متعلق کتب لکھیں جن میں سے ایک ہسٹری آف سنسکرت لیٹریچر ہے جس میں انہوں نے وید کے اور براہمن کے متعلق لکھا ہے۔ آریا کو ہی براہمن کہا ہے اور ویدوں کے متعلق کے ملاوٹ کا بھی ذکر موجود ہے۔

قرآن کی تاریخ:

قرآن کی تاریخ ہمیں قرآن کے نزول سے معلوم ہوتی ہے. قرآن کا نزول دو مرحلوں میں ہوا، ایک انزل اور دوسرا تنزیل، انزل سے مراد یکبار لوح محفوظ سے آسمانی دنیا پر نازل ہونا۔ قرآن میں اسکا ذکر یوں ملتا ہے: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔[17]. "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ "ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل ک ۔[18] "حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ" حم اس کتاب روشن کی قسم کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا بیشک ہم ہی ڈرانے والے ہیں۔[19] ان تینوں آیات سے مراد قرآن کا یکبار آسمانی دنیا پر نازل ہونا ہے۔ جسکے متعلق علامہ سیوطی نے اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں روایات نقل کی ہیں، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کے قرآن کا پہلا نزول بیت العزۃ کی طرف

---

11 Syed Siddique Hassan, *Jam'-o-Tadween Quran*, (A'zamgharh: Darul Musannifin Shibli Academy, 2014).
12 Muhammad Rafique, *Asaan Ulum al-Quran*, (Lahore: Maktabah Quraniyyat, 2007).
13 Hafiz Imran Ayub lahori, *Fazail-e-Quran ki Kitab*, (Lahore: Fiqul Hadith, 2011).
14 Hafiz Muhammad Shariq, *Hindumat Ka Tafsili Mutaliah*, (Kitab Mahal, 2017).
15 Prof. S.K. Prasoon, *Indian Scriptures*, (New Delhi: Param Offsetters, Okhla, Addition 2008).
16 Friedrich Max Muller, *A History of Ancient Sanskrit Literature* (London: Williams and Norgate, 1860, second Addition).
17 Al-Quran 2:185
18 Al-Quran 1:97
19 Al-Quran 44: 1,2,3.

ایک ہی دفعہ میں ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: قرآن کو ذکر (لوح محفوظ) سے علیحدہ کرکے آسمانِ دنیامیں موجود بیت العزۃ میں رکھا گیا۔اور پھر جبرئیل امین اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کرتے رہے۔[20] حضرت ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے: قرآن کو یکبارگی میں آسمانی دنیا کی طرف نازل کیا گیا، اور للہ تعالی اسے اپنے رسول پر تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کرتے رہے۔[21] ابن عباس سے منقول ہے: قرآن کو ماہِ رمضان کی شب قدر میں یکبار آسمانِ دنیا کی طرف نازل کیا گیا، پھر بتدریج اس کا نزول ہوا۔[22] ان تینوں روایتوں کو علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تمام صحیح روایات ہیں،اسی طرح علامہ سیوطی نے حضرت ابن عباسؓ سے ایک یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ عطیہ بن اسود نے اُن سے سوال کیا کہ للہ تعالی کا قول (شھر رمضان الذی أنزل فیه القرآن) اور (إنا أنزلنه في ليلة القدر) نے میرے دل میں شک ڈال دیا ہے۔ اس لیے کہ قرآن تو شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم، صفر، ربیع الاول کے مہینوں میں بھی نازل کیا گیا ہے، تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اسے رمضان المبارک میں شبِ قدر میں یکبارگی میں نازل کیا گیا، پھر اسے ٹکڑوں میں مختلف مواقع میں نازل کیا گیا۔ علامہ قرطبیؒ نے قرآن کے لوح محفوظ سے بیت العزۃ کی طرف مکمل نازل ہونے پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں: اگر حکمتِ الٰہیہ اس کتاب کے لوگوں تک تھوڑا تھوڑا کرکے احوالِ حوادث کے مطابق پہنچنے کا تقاضہ نہ کرتی تو اسے پہلے نازل کی گئی کتابوں کی طرح ایک ہی مرتبہ اتار دیا جاتا، لیکن للہ نے اس کے اور پہلی کتب سماویہ کے درمیان فرق اور اعزاز واکرام کی بناء پر اس کو دو مرتبہ نازل کیا پہلے کامل نزول پھر منزل علیہ (محمد صلی للہ علیہ وسلم)۔[23] دوسری تاریخ قرآن کا تنزیل ہونا جس سے مراد آہستہ آہستہ نازل ہونا۔ جسکے متعلق بیان ہے کہ ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔ تنزیل جو وقت اور احوال کے مطابق بتدریجاً آہستہ آہستہ نازل ہوا، جسکو قرآن میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔"وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا "

---

[20] Abu Abdullah al-Haakim al-Nisaburi, *al-Mustadrak*, 2:242, (Beirut: Darul Kutub al-Ilmiyyah, 1990).

[21] Ibid 2:242; Ahmad b. Hussain al-Beyhaki, al-Sunan al-Kubra, 4:504, (Beirut: Darul Kutub al-Ilmiyyah, 2003).

[22] Sulaiman b. Ahmad al-Tabrani, *al-Mu'jam al-Kabir*, 11:312, (Cairo: Maktabah Ibn Taimiyyia, 1994).

[23] al-sabuni, *al-Tibyan fi Ulum al-Quran,* 43,44.

اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اُتارا ہے۔[24] "وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا "اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اُتارا گیا۔ اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لئے اُتارا گیا تاکہ اس سے تمہارے دل کو قائم رکھیں۔ اور اسی واسطے ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہے ہیں ۔[25].

مندرجہ بالا آیات قرآن کے آہستہ آہستہ نزول پر دلالت کرتی ہے، جسکی تاریخ کا اندازہ آپ ﷺ کی سیرت سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے اور ۴۰ سال کی عمر میں آپکو نبوت ملی بمطابق آپکی سیرت کے قرآن کے نزول کی ابتداء ۶۱۰ء یا ۶۱۱ء میں ہوئی جو ۲۳ سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا اور ہجرت کے دسویں سال ۶۳۳ء یا ۶۳۴ء میں مکمل ہوا۔ "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْزِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِعِشْرِينَ سَنَةً [26] ".

ابن عباسؓ سے روایت ہے: "نازل کیا اللہ نے قرآن کو لیلۃ القدر میں، پھر ۲۰ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا۔"

قرآن کو سات محاوروں پر نازل کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی محاورے کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا، لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، حتی کہ عرب کے سات محاوروں پر قرآن کا نزول ہوا۔'' [27].

وید کی تاریخ:

وید کو دنیا کا سب سے قدیم مذہبی لیٹریچر مانا جاتا ہے۔ وید کے زمانے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس زمانے کی کوئی پتھر کی بنی ہوئی عمارت ہم تک نہیں پہنچی ہے اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ایسی عمارتیں بنی بھی تھیں۔ ہم تک

---

[24] Al-Quran 106:17
[25] Al-Quran 25:32
[26] Abu Abdullah al-Haakim al-Nisaburi, *al-Mustadrak*, Kitab al-Tafsir, 2:242,2879, (Beirut: Darul kutub al-Ilmiyyah,1990).
[27] Muhammad b. Ismail al-Bukhari, *Sahih Bukhari*, Trans. Muhammad Dawood Raz, 1:302, 3219, (Muhammad Sarwar Asim, 2015).

صرف مذہبی خیالات کاذخیرہ پہنچاہے جو وید کے نام سے مشہور ہے۔[28] وید کے اس قدر قدیم ہونے کی وجہ سے اسکی تاریخ کے متعلق شدید اختلاف پایاجاتاہے کہ وید کب تخلیق ہوئی۔اگران تاریخوں کو جمع کیاجائے تو وید کی تاریخ کے متعلق تین نظریے پائے جاتے ہیں۔ایک نظریہ یہ بیان کیاجاتاہے کہ وید ازل سے ہیں، بعض کے نزدیک یہ ہے کہ وید اور دنیاایک ساتھ تخلیق ہوئے ہیں اور بعض کا کہناہے کہ وید کی کوئی ابتداء نہیں ہے۔

پہلا نظریہ کہ وید ازل سے ہیں، تو خود وید کے منتروں سے ہی سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وید ازل سے نہیں ہیں۔ منتروں کے متعلق علم کی تحقیق کرنے والوں نے بتلایاہے کہ بہ نسبت اور منتروں کے بعض منتر بہت عرصہ بعد لکھے گئے۔ یہاں تک کہ بعض منتروں کے متعلق کہاجاتاہے کہ وہ آریوں نے لکھے جب وہ ہندوستان آگئے تھے اور یہاں کی اصلی قوم کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھے۔[29] ویدوں میں بہت سے ایسے منتر پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے کے اور وید کے ازل ہونے کے برخلاف ہیں ان میں سے چند درجہ ذیل ہیں:

1. وید پُرش کی بھید (قربانی) سے نکالے گئے ہیں۔پرش سکت ۱۰: ۹۰.
2. ویدوں کو سکمبا سے اکھاڑا گیا کیونکہ یہ اس کے بال اور منہ تھے۔اتربن وید ۱۰: ۷و۲.
3. وید کال زمایہ سے پیدا ہوئے ہیں.اتربن وید:۹ : ۵۴و۳.
4. وید قربانیوں کے بقئے سے نکلے ہیں.اتربن وید۷:۱۱و۶۴.
5. وید اگنی دیو اور سورج سے پیدا ہوئے ہیں.چاندگ آپنشد.
6. وید پرماتما کے دم ہیں.ست بریمن ۵:۱۴او۴و۱۰.
7. رشیوں نے ویدوں کو سمندر سے باہر نکالا. ست پتہ برہن ۷۔۵و۲و۲۵.
8. وید گایتری سے پیدا ہوئے ہیں.ہری وسا ۱۱۵۱۶.
9. وید وشنو ہیں. وشنو پران ۳۰۳و۱۹.[30]

---

[28] Dr. Gustav LeBon, *Tamadun-e-Hind*, Trans. Dr. syed Ali Bilgrami, (Agrah: Matbah Shamsi, 1913), p.183.
[29] *Weedun Ki Azaliyat-o-Mahiyat*, (India: Christian Literature Society for India, 1910), p.4.
[30] Ibid. 5

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ وید اور دنیا ایک ساتھ تخلیق ہوئے ہیں. اس بات کو ماننے والوں میں پنڈت دیانند سرسوتی لکھتے ہیں: "ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار دو سو چھتر (۱۹۶۰۸۵۲۹۷۶) سال ویدوں اور کائنات کی پیدائش کو ہو گئے ہیں"[31]. کتاب ہندومت کے تفصیلی میں مطالعہ میں لکھا ہے کہ وید کے محققین نے اس نظریہ کو کہ وید کائنات کے ساتھ تخلیق ہوئے ہیں خود وید کے منتروں سے ہی رد کیا ہے اور لکھتی ہیں کہ وید میں کئی ایسے منتر ہیں کہ جن میں بزرگوں کے کلمات ذکر کئے گئے ہیں اور یہ بھی صراحتاً ذکر ملتا ہے کہ وید کے زمانے میں مختلف زبانوں میں کلام کرنے والے موجود تھے۔ وید میں بزرگوں کے کہے گئے کلمات اور مختلف زبانوں کا ذکر اس نظریہ کو رد کرتا ہے کی وید دنیا کے ساتھ تخلیق کیے گئے ہیں۔ بزرگوں کا ذکر:

۱۔ کنواس تجھ سے دعا مانگتے ہیں تو انکی مناجاتوں کو اچھی طرح سے سن (رگوید امنڈل ۷-۴- سوکت ۲ منتر).

۲۔ ای اندر گھوڑوں کو جوتنے والے گوتموں کو اپنے لئے اچھے گیت بنانے دے (رگوید امنڈل ۶۴ سوکت ۱۶ منتر).

۳۔ نودھانے جو گوتم کی اولاد میں سے ہے نے یہ نیا گیت ای اندر تمہارے لئے بنایا ہے (رگوید امنڈل ۶۲ سوکت ۱۳ منتر)[32].

اس کے علاوہ بہت سے منتر پائے جاتے ہیں جن میں بزرگوں کا تذکرہ ملتا ہے اور بعض ایسے منتر بھی پائے جاتے ہیں جن میں رشیوں نے خود مصنف ہونے کا دعوہ کیا ہے، انکا خیال تھا کہ اگر دیوتاوں کی تعریف نئے گیتوں سے کی جائے تو وہ بہ نسبت پرانے گیتوں سے زیادہ خوش ہونگے رگوید امنڈل ۱۲ اسوکت ۱۱ منتر میں لکھا ہے کہ "ہمارے سب سے نئے گیت سے جلال پا کر تو ہم کو دولت، خوراک اور اولاد دے"۔[33] وید میں انڈس کا ذکر ہے جو بہت بڑا دریا ہے اور گنگا کا ذکر دو دفعہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وید دنیا کہ ساتھ تخلیق نہیں کئے گئے۔

تیسرا نظریہ وید کی تاریخ کے متعلق یہ پایا جاتا ہے کہ وید کی کوئی ابتداء نہیں ہے۔ اس بات کو ماننے والوں میں kumarila (برصغیر کے قدیم کاتب) جب وید کی موجودگی کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں: اسکی موجودگی انسانوں کے دماغوں میں ہے۔ وید کو حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل نہیں کیا جاسکتا بلکہ وید اس سے مختلف ہے۔ کیونکہ وید انسانی دماغ میں ایک ایسے سانچے کو کہا گیا ہے جو انسانی ذہنوں میں منتقل ہوتی رہی، اسی بناپر kumarila کہتے ہیں کے وید

[31] Malvi, *Veedak Adab aur Urdu*, p.25.
[32] *Weedun Ki Azaliyat-o-Mahiyat*, p. 6,7.
[33] Ibid.p. 7.

کی کوئی ابتداء نہیں ہے۔[34]۔ اگر اس نظریے پر غور کیا جائے کہ وید انسانی دماغوں میں سانچے کو کہا گیا ہے تو آریوں کے متعلق بھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وید کو آریوں نے (دماغ) سوچ بچار سے تخلیق کیا ہے۔ چرن جیت لال سہگل لکھتے ہیں کہ جب انسان کی تاریخ کی ابتدا ہی ہو رہی تھی تو تہذیب کے ارتقاء سے آریوں کی سوچنے اور دھیان کرنے میں اس قدر وسعت پیدا ہوئی کہ وہ قدرت کے پوشیدہ رازوں کا تجزیہ کرنے لگے، کاتب لکھتے ہیں کہ ہمیں کہیں بھی قدرت کو اتنا قریب سے پڑھنے سمجھنے اور بیان کرنے کا احوال نہیں ملتا، جس طرح سے آریوں نے رگ وید میں بلند پایہ سر بند نظم کیا ہے۔[35] ان دلائل سے وید کو آریا قوم کی طرف منسوب کیا گیا ہے. بعض گیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آریا قوم اپنے ارد گرد کے دشمنوں سے جنگ میں مشغول تھی اور آہستہ آہستہ مشرق اور جنوب کی طرف بڑھتی جاتی تھی جنگ سے حفاظت اور فتحمند ہونے کیلئے وید میں کثرت کے ساتھ دعائیں پائی جاتی ہیں۔ وید کو آریہ سے منسوب کرنے کی ایک اور دلیل بھی ملتی ہے کہ آریہ آج سے پانچ ہزار سال قبل یا اس سے بھی کہیں زائد عرصہ پہلے ہندوستان میں گھوڑا گاڑیوں، تلواروں اور رگ وید جو کے ویدوں کا پرانا حصہ ہے، کے ساتھ آئے[36].

تیسرے نظریے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وید ایک ایسا علم ہے جسکی بنیاد انسانی سوچ پر ہے (اس میں ہم یہ تبصرہ نہیں کرتے کہ یہ سوچ الہامی طور پر ملی یا غیر الہامی طور پر) اور جب انسانوں نے سوچنا سمجھنا اور جاننا شروع کیا تو اسی کے ساتھ قدرت پر بھی غور و فکر شروع کیا اور اسی سوچ میں مختلف ادوار میں اضافہ ہوتا رہا۔ اور اسی طرح وید میں بھی اضافہ ہوا۔ وید کی نظموں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ چندس کے دور میں نظموں کی تعداد کم تھی جبکہ منتر کے دور میں بہت زیادہ ہو گئی۔ پہلے صرف ایک خدا کا تصور تھا پھر تصورِ خدا کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا۔[37] اس پر یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ وید کی تاریخ انسانی سوچ کی تاریخ پر منحصر ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں سوچنے والوں نے اپنے دور کو وید کا تخلیقی زمانہ قرار دیا، جسکی وجہ سے وید کی مختلف تاریخ پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ سوتر کہتے ہیں کہ وید ہمارے زمانے کا لیٹریچر ہے۔[38] میکس مولر نے ۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ ق.م کا دور ویدوں کی تخلیق کا دور بتایا ہے اور تلک کہتے ہیں، ۴۵۰۰ ق.م دور تخلیق کا دور ہے.[39] اسکے علاوہ بھی مختلف تاریخیں ملتی ہیں۔

---

[34] Max Muller, *A History of Ancient Sanskrit Literature*, 510.
[35] Sihgal, *Veedal Adab Aik Mutaliah*, p.56,57.
[36] Ibid. p.44
[37] Max Muller, *A History of Ancient Sanskrit literature*, 530.
[38] Max Muller, *A History of Ancient Sanskrit literature*, 74.
[39] Abdul Hameed Numani, *Hinduism*, (Karachi: Darul Ulum Deoband, n.d.), p.26.

قرآن کی جمع وتدوین:

قرآن اپنی چند خصوصیات کی بناپر باقی الہامی کتب سے برتری رکھتا ہے۔ان میں سے ایک اہم خاصیت قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالی کی طرف سے لینا ہے۔ قرآن کی جمع وتدوین بھی اسکی حفاظت کا ایک جزء ہے۔قرآن کی تدوین کو تین ادوار میں منقسم کیا گیا ہے۔۱: عہد رسالت کا دور ۲: صدیقی دور ۳: عثمانی دور۔ہر دور میں کچھ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ قرآن کو تدوین کیا گیا ہے۔

دور اول: قرآن کریم کی تدوین کا پہلا دور عہد نبوی ہے، جس میں قرآن کریم بتدریج تھوڑا تھوڑ نازل کیا جاتا رہا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کبھی قرآن نازل ہوتا تو وہ پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے۔جب یہ کیفیت ختم ہوتی توآپ ﷺ مجھے بلاتے اور وحی لکھواتے میں اسے پتھر پر یا کسی چھال، لکڑی پر لکھ لیتا اور جب لکھ کر فارغ ہوتا تو آپ ﷺ کو پڑھ کر سناتا اگر کوئی غلطی ہوتی توآپ ﷺ اصلاح فرمادیتے۔[40] کاتبین وحی قرآن کو لکھتے یہاں تک کہ پورا قرآن آپ ﷺ کے زمانے میں مختلف اجزاءپر تحریر ہو چکا تھا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور بھی صحابہ کرام کتابت وحی کا کام سرانجام دیتے تھے مثلاً خلفائے راشدین، ابی بن کعب، زبیر بن عوام، معاویہ بن ابوسفیان، مغیرہ بن شعبہ، خالد بن ولید، ثابت بن قیس اور ابان بن سعید رضی اللہ عنہم سمیت تقریبا۴۰ صحابہ رضی اللہ عنہم کو کاتبین وحی میں شمار کیا جاتا ہے۔[41]

دورثانی: خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور ہے۔ زید بن ثابتؓ نے بیان کیا ہے کہ سن ۱۲ھ میں جنگ یمامہ میں صحابہ کی بہت بڑی تعداد شہید ہو جانے کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وقت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہو گئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جنگوں میں بھی قراء قرآن بڑی تعداد میں شہید ہو جائیں گے اور یوں قرآن کے جاننے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہو جائے گی۔اس لیے میرا خیال ہے کہ اللہ کی قسم! یہ تو ایک کار خیر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ بات مجھ سے بار بار کہتے رہے۔آخر اللہ تعالٰی نے اس مسئلہ میں میرا بھی سینہ کھول دیا اور اب میری بھی وہی رائے ہو گئی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔زید رضی اللہ عنہ نے بیان

[40] Bashir Ahmad, *Usul Tafsir Sualan wa Juwaban,* p.95.
[41] Ibid. p.96.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ جو جوان اور عقلمند ہیں، آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جا سکتا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتے تھے، اس لیے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور محنت کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیں۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لیے کہتے تو میرے لیے یہ کام اتنا مشکل نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسے کام کو کرنے کی ہمت کیسے کر سکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہراتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرح سینہ کھول دیا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا کی تلاش شروع کر دی اور قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں، پتلے پتھروں سے، جن پر قرآن مجید لکھا گیا تھا اور لوگوں کے سینوں کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورۃ التوبہ کی آخری آیتیں مجھے ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں، یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں (لقد جاءکم رسول من أنفسکم عزیزعلیه ما عنتم) سے سورۃ براءۃ (سورۃ توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے یہ صحیفے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا پھر وہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہے۔[42] دور ثانی میں مصحف کی تعداد زیادہ تھی، ہر سورۃ کو علیحدہ علیحدہ لکھا گیا تھا۔

جمع: جمع دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ قرآن میں آپ ﷺ کے لیے کہا گیا:

ایک معنی نبی کریم ﷺ کے سینے میں محفوظ کرنا. جب کبھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ بھول جانے کے خوف سے جلدی جلدی پڑھتے۔ اس پر اللہ تعالی نے آپکو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: قرآن کو آپ کے سینے میں جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔[43]

دوسرا جمع کرنا کتابی طور پر ہے۔ الدیر عاقولی اپنی کتاب الفوائد میں کہتے ہیں، حدثنا ابراہیم بن بشار حدثنا سفیان بن عیینہ عن الزہری عن عبید اور عبید زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اس وقت تک قرآن کسی چیز میں جمع نہ تھا۔ الخطابی کا قول ہے رسول اللہ ﷺ

---

[42] al-Bukhari, *Sahih Bukhari*, 1:38.
[43] Al-Quran 17: 75

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

نے قرآن کو مصحف میں اس واسطے نہیں جمع کیا کیوں کہ آپ ﷺ کو کسی آیت کے نسخ یا کسی آیت کے نازل ہونے کا انتظار تھا مگر جب آپ ﷺ اس دنیا سے وفات پاگئے تو نزول قرآن کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔[44] یہاں اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن اگرچہ تحریری طور پر موجود تھا لیکن کتابی صورت میں نہ تھا اس کو جمع کرنے کا کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر زید بن ثابتؓ نے سرانجام دیا۔ قرآن اس شرط کے ساتھ جمع کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کسی کو قرآن کا حصہ یاد ہے وہ اپنے ساتھ دو گواہ لے کر آئے اور اسے آکر تحریر کروائے۔[45] اس طرح قرآن کو بہت سے مختلف صحیفوں میں ساتوں قراءات کے ساتھ جمع کرکے محفوظ کیا گیا۔ ہر سورۃ کو الگ صحیفے پر لکھا گیا تھا جس کی وجہ سے صحیفوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور اسی وجہ سے ہر صحیفے کو ام الصحائف کہا جاتا تھا۔[46]

دورِ ثالث میں قرآن کو جمع و تدوین کرنے کی وجہ:

پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ قرآن کو سات محاوروں (قراءات) میں نازل کیا گیا۔ انہی سات قراءات میں امت مسلمہ میں اختلاف پیدا ہونے لگا، ایک مسلمان دوسرے سے کہتا ہے کہ میری قراءت تم سے بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قراءت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المومنین اس سے پہلے کہ یہ امت (امت مسلمہ) بھی یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے، آپ اس کی خبر گیری کیجئے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کہلوایا کہ صحیفے (جنہیں زید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا) ہمیں دے دیں تاکہ ہم انہیں مصحفوں میں کتابی شکل میں نقل کروالیں۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے. حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعد بن العاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کرلیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی صحابیوں سے کہا کہ اگر آپ لوگوں کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلے میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش ہی کی زبان کے مطابق لکھ لیں کیونکہ قرآن مجید بھی قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف نسخوں میں نقل کرلیے گئے تو عثمان رضی اللہ

[44] al-Suyūṭī *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* 1:156.
[45] al-Suyūṭī *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* 1:159.
[46] Bashir Ahmad, *Usul Tafsir Sualan wa Juwaban,* p. 97.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

عنہ نے ان صحیفوں کو واپس لوٹادیااور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کاایک ایک نسخہ بھجوادیااور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیزاگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے سوخت (جلادیا جائے) کر دیا جائے۔[47] دور ثالث میں دور ثانی کے تمام صحیفوں کو جمع کر کے یک جان میں کتابی صورت میں محفوظ کیا گیا تھا۔اوران کو مختلف جگہ بھیجا گیا تاکہ اختلاف قراءت ختم ہو جائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کے کتنے مصحف ارسال کروائے اس میں اختلاف ہے، مشہور قول کے مطابق پانچ تھے،ایک روایت کے مطابق سات تھے جنکو مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ اور مدینہ میں محفوظ رکھا گیا تھا۔[48]

وید کی جمع وتدوین:

وید کی تدوین کے متعلق بھی مؤرخین و محققین اور ویدوں کے ماہرین میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ وید کب تصنیف ہوئے۔ یہ بات تو طے ہے کہ ہندو وید کے لکھنے کو گناہ جانتے تھے،اسی وجہ سے وید کو زبانی یاد رکھنے کارواج صدیوں تک چلتارہا جسکی وجہ سے وید کا ایک بڑا حصہ ضائع بھی ہوا اور وید میں بہت سا اضافہ بھی ہوتا رہا۔ وید کی تدوین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چار رشیوں نے ان چار ویدوں کو تدوین کیا جبکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آریوں نے اپنے سوچ بچار سے رگ وید کو تدوین کیا اور پھر اسی سے باقی وید تدوین کی گئی، لیکن یہ تدوین کتابی صورت میں نہیں تھی بلکہ ذہنی طور پر ان کا تدوین کرنا مراد ہے۔ وید کو برہمن کی سوچ بھی کہا جاتا ہے جس کو مختلف دور میں مختلف رشیوں نے لوگوں کو سمجھایا، سکھایا اور سینوں میں محفوظ کیا۔[49] اسی طرح مختلف ادوار میں بہت سے مختلف رشی گذرے جب کبھی وید بھلائی جاتی تو اسے از سر نو تجدید کیا جاتا رہا اور تدوین نہ کیا گیا۔ وید کی زبان کے متعلق اگر بات کی جائے تو وید سنسکرت زبان کا ادب ہے۔ کیونکہ سنسکرت کو دیواوانی سمجھا جاتا ہے جسکے معنی خدا کی زبان کے ہیں۔[50]

ڈاکٹر رام گوند دویدی کہتے ہیں کہ رگ وید کی تدوین کا زمانہ اٹھارہ ہزار سے پچاس ہزار سال کے درمیان ہے۔ ڈاکٹر ادناش چندر دت ویدوں کی تدوین کے زمانے کے متعلق کہتے ہیں کہ پچاس ہزار سے پچھتر ہزار سال پہلے وید کی

---

47 al-Bukhari, *Sahih Bukhari*, 3:40.
48 al-Suyūṭī *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* 1:163.
49 Prasoon, *Indian Scriptures*,17-28.
50 Cristian Violatti, *The Vedas*: https://www.ancient.eu/, accessed on May 08, 2018.

Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

تصنیف کا دور تھا۔[51] یہ تدوین کے زمانے کو بہت پیچھے لے جاتے ہیں جو تخلیقی زمانہ تو ہو سکتا ہے مگر تدوین کا زمانہ ناممکن ہے۔

مشہور محقق رام دھاری سنگھ دنکر نے لکھا ہے کہ وید کے منتر ۲۵۰۰ ق.م میں بننے لگے تھے اور اگلے ۷۰۰ سال تک بنتے رہے اور زبانی یاد رکھے گئے، جب ۱۸۰۰ ق.م ہندوستان میں لکھنے کا فن شروع ہوا تو وید بھی لکھی جانے لگی لیکن وید جن سنہتا میں ہمیں ملتی ہیں وہ ویاس کی ترتیب پر ہے جو مہا بھارت کی جنگ ۱۴۰۰ ق.م میں موجود تھے، اسی دور میں انہوں نے وید کی سنہتا مکمل کی۔ (سنسکرت کے چار ادھیائے، ص ۵۲)۔[52] اسی طرح کا ذکر ہمیں البیرونی کی کتاب سے بھی ملتا ہے۔ البیرونی اپنی کتاب "کتاب الہند" میں ویدوں کی تدوین کے متعلق لکھتے ہیں کہ ہندو ویدوں کو تحریر کرنے کو صحیح نہیں جانتے تھے۔ (kumarila) کوماریلا کہتے ہیں، وید کو لکھنا اس لیے ناجائز سمجھا جاتا تھا کیونکہ مہا بھارت میں یہ لکھا ہے کہ وید کو لکھنے اور تبدیل کرنے والے جہنم میں جائے گے)۔[53] اور کیونکہ ویدوں کو ایک خاص لحن (انداز) کے ساتھ پڑھا جاتا تھا اور اگر ویدوں کو تدوین کیا جائے تو ویدوں کے لحن کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ اسکے علاوہ ایک سبب یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ مبادا تحریر میں کوئی کمی بیشی یا غلطی ہو سکتی تھی کیونکہ تحریری صورت میں نہ ہونے کی وجہ سے وید کا بہت سا حصہ لوگوں کے ذہن سے محو ہو کر ضائع ہو گیا تھا۔

ہندوں کا عقیدہ ہے کہ ایک زمانہ وید پر ایسا گذرا ہے کہ وید مٹ گئے تھے، اور پھر parashara کے بیٹے ویاس نے ویدوں کی تجدید از سر نو کی تھی۔ البیرونی لکھتے ہیں ہمارے زمانے سے قبل، کشمیر کے ایک ممتاز برہمن واسکرا نے ویدوں کو تدوین کرنے کی زمیداری اٹھائی تھی، اس خوف سے کہ کہیں وید لوگوں کے حافظہ سے پوری طرح محو نہ ہو جائیں۔ اس نے ایسے کام کا ذمہ لیا جو اس پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔[54] ایک روایات کے ذریعے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ویاس نے وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا، رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھر وید۔[55] اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہا بھارت کے دور میں ۱۲ سال کا قحط نازل ہوا اور یہ قحط اس حد تک بڑھ گیا کہ لوگ درندگی پر اتر آئے اور ویدوں کے علم و

---

51 Numani, Hinduism, p.26, 27.
52 Ibid.26
53 Max Muller, *A History of Ancient Sanskrit literature*, 502.
54 Abu Rehan al-Beyruni, *Kitabul Hind*, (Lahore: Book Taak, 2011), p.69,70.
55 Ibid. 71.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

اصولوں کو بھلا بیٹھے اور وید کو بھول جانے کا سبب یہ بھی تھا کہ اس مشکل وقت میں وید کی دوہرائی نہیں کی جاتی تھی۔ سوائے ایک شخص اگنی راس کا پتر کہ جو وید کو اپنے سینے میں محفوظ کیے ہوئے تھا۔[56]

مندرجہ بالا تدوین کے متعلق جو روایات ہمیں ملتی ہیں اگر انکی کڑیوں کو جوڑنے کی کوشش کی جائے تو اسکا بیان کچھ اسطرح ہے: سنسکرت کے چار ادھیائے کی تاریخ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وید کے چند ایک منتروں کو اگرچہ لکھنے کے دور سے ہی لکھا جاتا رہا، مگر پوری طرح تدوین نہ کیا گیا۔ ۱۴۰۰ اق.م میں مہا بھارت کے دور میں ۱۲ سال کی جب قحط سالی نازل ہوئی، جسکی وجہ سے وید لوگوں کے ذہنوں سے محو ہو چکے تھے، سوائے اگنی راسہ کے بیٹے کہ جس نے وید کو اپنے سینے میں محفوظ رکھا اور پھر وید ویاس نے مہا بھارت ہی کے زمانے میں وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا اور اسے مکمل ترتیب کیا جو آج تک چلی آرہی ہے کیونکہ وید ویاس کا مطلب ہی یہی ہے وید کو تقسیم کرنے والا۔ ہمیں یہ ذکر کہیں نہیں ملا کہ وید ویاس نے چار ویدوں کو کتابی صورت میں تدوین کیا، بلکہ یہ ذکر ضرور ملتا ہے کہ ویاس نے وید کو چار حصوں میں کیا پھر چار ویدوں کا علم اپنے چار شاگردوں کو دیا: (Paila) پائلہ کو رگ وید، (Vaisampayana) وائسمپیان کو یجر وید، (Jaimini) جمنی کو سام وید، (Sumantu) سمنتھو کو اتھر وید کا علم دیا جس کی تعلیم کو ان شاگردوں نے مزید پھیلایا۔[57] حتی کہ البیرونی لکھتے ہیں کہ میرے زمانہ سے قبل ان چاروں ویدوں کو کشمیر کے ایک ممتاز براہمن واسکرا نے تدوین کیا، اور وید کو ایک کتابی صورت میں محفوظ کیا جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ جبکہ ہمیں وید کے تدوین کی ایک روایت البیرونی کے زمانے کی بھی ملتی ہے کہ وید کو ۱۰۴۰ ءمیں نیپال میں تحریر کیا گیا لیکن یہ اس بنا پر کہا گیا کہ براہمن نے ہندوستان کے بعد نیپال کی طرف ہجرت کی تھی۔[58] ہو سکتا ہے کہ براہمن نے واسکر کی لکھی ہوئی ویدوں کو اپنے ساتھ لے کر نیپال کی طرف ہجرت کی ہو۔ کیونکہ نیپال کی وید کو ہی پہلی تدوین تصور کیا جاتا ہے۔

---

56 S.C. Mishra, "Some Reflections on the Loss of Learning and Its Retrieval in the Wake of Twelve Years Drought", *JSTOR* 74, (2013):158-

57 Ibid, 159.

58 Andre Wink, *Al-Hind the Making of the Indo-Islamic World: The Slave Kings and the Islamic Conquest: 11Th-13th Centuries*, (New York, Brill Leiden. Koln 1997),2:123-

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

قرآن کی ترتیب:

جیسا کہ ذکر کر کے آئے ہیں کہ قرآن عہد نبوی سے ہی تدوین ہوتا رہا، اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پورا قرآن لکھا جا چکا تھا، پھر صدیقی دور میں اسے جمع کر کے مصحفوں میں لکھا گیا اور عثمانی دور میں اسے کتابی صورت میں تدوین کیا گیا۔ چنانچہ یہاں ایک اہم بحث یہ ہے کہ آیات اور سورتوں کی ترتیب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وتوقیف سے ہوئی یا صحابہ کرام کے اجتھاد پر؟ یہ بحث دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے۔آیات کی ترتیب اور سورتوں کی ترتیب۔

آیات کی ترتیب:

علماء کا اس پر اجماع ہے کہ ترتیب آیات آپ ﷺ کی ہدایات سے ثابت شدہ ہیں اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ملتا بلکہ صریح اقوال علماء کا بیان ملتا ہے جو اس پر مزید وضاحت کرتے ہیں۔ ایک نص میں تو خود کاتب وحی زید بن ثابتؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم روبرو قرآن کو پرچوں پر مرتب کرتے تھے۔ دوم وہ حدیث جس کو احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے عثمانؓ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے سورۃ الانفال اور سورۃ براءۃ کو ملا دیا، ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سطر نہ لکھی اور سورہ انفال مثانی ہے جبکہ سورۃ براءۃ مبین، اور پھر ان دونوں کو سبع الطوال میں شامل کر دیا؟ عثمانؓ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ پر متعدد سورتیں نازل ہوتی تھیں اس لئے جب کبھی آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو آپ ﷺ کاتبین وحی میں سے کسی کو بلوا کر حکم دیتے کہ ان آیات کو اس سورت میں لکھو جہاں ایسا ایسا ذکر آیا ہے اور انفال مدنی سورتوں میں سے تھی اور سورۃ براءۃ سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ دونوں سورتوں میں قصے مشابہ ہیں اسلئے ان دونوں کو ایک جزء گمان کیا گیا اور سول اللہ ﷺ اس حالت میں انتقال کر گئے کہ آپ ﷺ نے یہ بیان نہ کیا کہ براءۃ من جملہ کے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے ان دونوں سورتوں کو ایک کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر نہ کیا۔[59]

ابن وہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے مالکؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو اسی انداز میں تالیف کیا گیا جس انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور بغویؒ اپنی کتاب جس کا نام شرح السنہ ہے میں لکھتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنھم نے اسی قرآن کو بین الدفتین جمع کیا جس کو اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ پر نازل کیا

[59] al-Suyūṭī *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* 1:163.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اُس کی صورت میں کوئی کمی بیشی نہ کی۔[60] قرآن کی آیات کی ترتیب اسی طرح ہوئی جس طرح لوح محفوظ میں موجود ہے۔اس میں صحابہؓ کی رائے شامل نہیں ہے اور وہی ترتیب آج تک چلی آ رہی ہے۔ ابن الحصار کا قول ہے: سورتوں کی ترتیب اور آیتوں کا لکھا جانا محض وحی کے ذریعہ ہوا، رسول اللہ ﷺ وحی کے نزول کے بعد صحابہ کرامؓ کو یہ بھی فرمادیتے کہ اس آیت کو فلاں آیت فلاں سورت کے بعد رکھو اور اس ترتیب کا یقین اللہ کے رسول ﷺ کی نسبت تواتر کے ذریعہ سے حاصل ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے مصحف میں اسے اسی طرح رکھنے پر اجماع کیا۔[61]

سورتوں کی ترتیب:

سورتوں کی ترتیب کے متعلق ہمیں اختلاف ملتا ہے، بعض کا خیال ہے کہ یہ توقیفی ہے یعنی آپ ﷺ کے حکم سے ہوئی، بعض کا خیال ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتہاد سے ہوئی۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ ہے کہ سورتوں کی ترتیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتہاد کا نتیجہ ہے۔ ابن فارس کا قول ہے کہ قرآن کا جمع کرنا دو صورتوں میں ہے: ایک سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتہاد کے ذریعہ ہوئی اور دوسری آیات کی ترتیب کے لحاظ سے جو آپ ﷺ کے حکم کے مطابق ہوئی ہے، جس طرح جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو من جانب اللہ بتایا- سورتوں میں اختلاف اس امر کی بناپر ہے کہ سلف کے مصحف میں سورتوں کی ترتیب میں اختلاف تھا۔ بعض سلف کے مصحف میں سورتوں کی ترتیب نزول کی ترتیب پر مبنی تھی جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مصحف تھا جس میں پہلی سورۃ اقرء تھی اور پھر سورۃ المدثر. اسی طرح پہلے مکی سورتیں اور پھر مدنی سورتیں دی گئی تھیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں سب سے پہلے سورۃ البقرہ تھی پھر سورۃ النساء پھر آل عمران- اسی طرح اُبی بن کعب اور دیگر صحابہؓ کے مصحف تھے۔[62] اور پہلا قول کہ سورتوں کی ترتیب رسول اللہ ﷺ کی توقیف سے ہوئی تو اس متعلق بھی بہت سے دلائل ملتے ہیں- ابو بکر الانباری کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کو بیت العزۃ میں نازل کیا پھر بیس سال سے زائد عرصے میں آہستہ آہستہ نازل ہوا، سورۃ کا نزول کسی نئے حکم پر اور آیت کا نزول سوال کیئے جانے پر ہوتا اور جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کو آیت

[60] Ibid. 1:165.
[61] al-Suyūṭī *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* 1:166.
[62] Ibid. 1:166.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

اور سورۃ کی ترتیب سے بھی آگاہ کرتے تھے۔ اسلئے سورتوں اور آیات کی ترتیب رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ہے اور جو اس ترتیب کو مؤخر ومقدم کرے گا وہ قرآن میں خلل ڈالے گا۔[63] کرمانی کا قول انکی کتاب البرہان میں ہے کہ سورتوں کی یہی ترتیب ہے جو لوح محفوظ میں ہے آپ ﷺ کے پاس جو جمع شدہ قرآن تھا اسی کے مطابق جبرئیل علیہ السلام آپ کو رمضان میں دور کرواتے- آپکی وفات کے سال دو دورِ کروائے اور نزول کی سب سے پچھلی آیت "واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله" کو آیت ربا اور آیت دین کے مابین لکھنے کا حکم دیا۔ طیبی کا بھی یہی قول ہے کہ قرآن کی ترتیب اسطرح ہے جس طرح لوح محفوظ کے قرآن کی ترتیب ہے۔ ابن عطیہ نے صریح ثبوت کے ساتھ یہ واضح کیا ہے کہ بہت سی سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے مثلاً آپ ﷺ کا یہ قول (اقرءوا الزهراوين البقرة و آل عمران)- سعید بن خالد کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات طویل سورتوں کو ایک ہی رکعت میں پڑھا- ابن ابی شیبۃ نے اپنی کتاب میں روایت کیا کہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے فرمایا کہ بنی اسرائیل، کہف، مریم، طٰہٰ اور انبیاء ایسی سورتیں ہیں جنہیں میں نے بہت پہلے اخذ کر لیا تھا- اس قول میں ابن مسعودؓ نے سورتوں کی ترتیب اسی طرح ذکر کی جیسی ترتیب مصحف میں درج ہے اور بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ بستر پر جاتے تھے تو سورۃ اخلاص اور معوذتین کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے پھونک مارتے تھے۔

علامہ سیوطی اپنی کتاب میں تفصیلی بحث کرنے کے بعد اپنی رائے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے اس میں یہ امر بھی ہے کہ حٰم سے ابتداء ہونے والی سورتوں ایک ساتھ مرتب کیا گیا اور اسی طرح طس سے آغاز ہونے والی سورتیں بھی مرتب کی گئی ہیں۔ مگر مسبحات کی ترتیب اس طرح نہیں کی گئی طسم الشعراء اور طسم القصص کے درمیان سورۃ طس جو کہ چھوٹی سورۃ کے باوجود بھی اسکے ذریعے سے جدائی ڈال دی گئی- اگر سورتوں کی ترتیب صحابہؓ کے اجتہاد پر ہوتی تو یہ بھی مُسَبَّحَات کی طرح یکجا کی گئی ہوتیں۔ علامہ کہتے ہیں کہ بیہقی کا قول دل کو لگا وہ کہتے ہیں کہ سورۃ براءۃ اور سورۃ الانفال کے سوا اور سب سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔[64]

---

[63] Ibid. 1 ،167.
[64] al-Suyūṭī, *Al-Itqan fi Ulum al-Qur'an* 1: 167, 168, 169.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

وید کی ترتیب:

وید کی تاریخ میں یہ ذکر ملتا ہے کہ وید کو بہت دفعہ بنایا اور بھلایا گیا اور ایک عرصہ کے بعد مرتب کیا گیا۔ جیسے کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ وید کو وید ویاس نے چار حصوں میں تقسیم کر کے مرتب کیا اور اپنی چار شاگردوں کو اسے محفوظ کرنے کا ذمہ دیا، جو سینہ بہ سینہ چلتی رہی پھر واسکر نے اسے لکھ کر محفوظ کیا۔ وید ویاس سے پہلے کی ترتیب ہمیں تاریخ میں نہیں ملتی۔ موجودہ وید، ویاس کی ترتیب پر ہے تو اس لحاظ سے رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وید کو ترتیب کرنے والے وید ویاس ہی ہیں۔ ان چار ویدوں کی ترتیب درجہ ذیل ہے:

رگ وید کی ترتیب:

رگ وید کی ترتیب میں دس منڈل (باب) ہیں جن میں ۱۰۱۷ سوکت یا چھند ہیں۔ ہر ایک سوکت میں اوسطاً دس منتر ہیں۔ ان سب کی تعداد کل ملا کر ۱۰۴۷۲ ہے۔ جن میں شبدوں (لفظوں) کی تعداد ۱،۵۳،۸۱۶ ہے اور حروف کی تعداد ۲۲۱، ۹۴، ۳ ہے۔ اس کے علاوہ رگ وید میں اور بھی گیارہ سوکت بعد میں شامل کیے گئے ہیں جن کو وال کھلی یعنی (اضافہ) کردہ سوکت کہا جاتا ہے۔ اگر انکو ملا دیا جائے تو سوکتوں کی تعداد ۱۰۲۸ اور منتروں کی تعداد ۱۰۵۵۲ ہو جاتی ہے۔ رگ وید کی ایک دوسری بھی ترتیب ملتی ہے جسکے مطابق رگ وید کو آٹھ اشٹکوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کے آگے یہ تقسیم ادھیائے وغیرہ کی شکل میں ہے۔ لیکن عام طور پر منڈل کو ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اشٹکوں سے زیادہ آسان ہے۔ ان دس منڈلوں میں نویں اور دسویں منڈل کو چھوڑ کر، سات منڈل یعنی دوسرے سے آٹھویں منڈل کو خاندانی منڈل بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سات منڈل الگ الگ سات گوتر کے رشیوں یا ان کے خاندان کے افراد سے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرے منڈل میں ۴۳ سوکت آتے ہیں اور یہ رشی گریت سمد یا اسکے پتر کی طرف منسوب ہیں، تیسرے منڈل میں ۶۲ سوکت ہیں، جن کا تعلق رشی وشومترا سے ہے۔ چوتھے منڈل میں ۵۸ سوکت ہیں جو رشی وام دیو کی تخلیق ہے۔ پانچویں منڈل میں ۸۷ سوکت ہیں جن کی نسبت رشی اتری اور اس کے خاندان کے افراد اور دیگر رشیوں کی طرف کی جاتی ہے۔ چھٹا منڈل ۷۵ سوکت پر مبنی ہے رشی بھاردواج کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ساتواں منڈل جو رشی وشیشٹھ کی تخلیق ہے جس میں ۱۰۶ سوکت ہیں۔ آٹھواں منڈل ۹۲ سوکت پر ہے جو رشی کنو اور اس کے خاندان کے ہیں اور ان سوکت کے علاوہ اس میں ۱۱ سوکت بال کھلی اضافہ کئے ہوئے بھی اس منڈل میں شامل کئے جاتے ہیں۔ یہ سات منڈل ایک ہی جیسے ہم جنس یا مشابہ الاجزا ملتے جلتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو خاندانی منڈل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اس خاندان نے تخلیق بھی کیے اور ان کو اپنے پاس ایک انمول ورثہ کے طور پر سنبھال

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

کر محفوظ بھی رکھا۔ نواں اور دسواں منڈل مختلف رشیوں کی تخلیقات میں سے ہے۔[65] رگ وید میں دس منڈل ہیں ہر منڈل میں انوواک ہیں پھر سوکت ہیں پھر سوکت اور سوکتوں میں منتر ہیں جیسے پہلے منڈل میں ۲۴ انوواک ہیں ۱۹۱ سوکت ہین اور ۱۹۷۶ منتر ہیں دوسرے منڈل میں چار انوواک ۴۳ سوکت اور ۴۲۹ منتر ہیں۔ تیسرے میں ۵ انوواک ۶۲ سوکت اور ۶۱۷ منتر ہیں اسی طرح رگ وید کے دس منڈلوں میں ۸۵ انوواک ہیں ۱۰۲۸ سوکت اور ۱۰۵۸۹ منتر ہیں۔[66]

یجر وید کی ترتیب:

یجر وید کی ترتیب شکل یجر میں ۴۰ ادھیائے ہیں پہلے کے دو ادھیائے کرم کے بارے میں ہیں، تیسرے میں اگنی، ہوتر اور چار مہینے میں ہونے والے یگیہ کے منتروں کا ذکر ہے، چوتھے سے آٹھویں میں یگیوں کی تفصیل ہے نویں دسویں ادھیائے میں بادشاہی امور یعنی تاج پوشی وغیرہ کا ذکر ہے. گیارہویں سے اٹھارویں تک زندگی میں کئے مختلف افعال کا ذکر ہے جن میں سے سہولویں ادھیائے میں رودر کو اہم ترین معبود ظاہر کیا گیا، اٹھارویں ادھیائے مین دسدھرا کے منتر ہیں۔ انیس سے اکیس تک سوتر یگیہ کا طریقہ درج ہے، بائیس سے پچیس تک اشومید یگیہ کا طریقہ ہے، چھبیس سے انیتس تک اضافی منتر پائے جاتے ہیں جنہیں وال کھلی کہا جاتا ہے۔ تیسویں ادھیائے میں پرش مید یگیہ کا ذکر ملتا ہے، اکتیسویں ادھیائے میں پرسد پرش سکت ہے۔ اس مین برہم گیان اور پرم پرش پر میشور کے متعلق رگ وید سے اہم منتر پائے جاتے ہیں، بتیس میں گربھ ہرن سے متعلق منتر بیان ہوئے ہیں، ادھیائے تینتیس میں دیوتاوں کے اُپاسنا اور استتی کا ذکر ملتا ہے، چوتیسویں ادھیائے میں شو کے ظہور کا پورا بیان ہے، ادھیائے پینتیس میں پتر سمندھ منتر ہیں انکی رکھشا کے لئے پتر میں رشتیدار مہمان وغیرہ بھی شامل ہیں۔ چھتیسویں میں وانی آواز، گیان اور پران وغیرہ کی شکتیوں کے لئے ہے۔[67] اس کے ۳۶ ادھیائے میں رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھر وید کے گیان اور اس میں پائے جانے والے علم کے لئے منتر پائے جاتے ہیں جن میں دعاؤوں کا ذکر ملتا ہے کہ ان چاروں ویدوں کا علم اسے حاصل ہو جائے۔ اڑتالیس اور انتالیس ادھیائے میں خداؤوں سے گیان و علم کی اور سکھ کی خواہش کی گئی ہے چالیسویں ادھیائے میں نیک منوکامنائے کی گئی ہیں۔[68]

---

[65] Sihgal, *Veedal Adab Aik Mutaliah*, p.58,59.
[66] Pandit Ashuram Aria, *Rigved Awwal*, (Chandigharh: Aria Parkashan, 1984), p.3.
[67] Sihgal, *Veedal Adab Aik Mutaliah*, p.88,89.
[68] Ibid. p.90

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

سام وید کی ترتیب:

سام وید کا بہت سا حصہ رگ وید سے ماخوذ ہے چند منتر اتھر وید اور یجر وید سے بھی پائے جاتے ہیں۔اس کو ترتیب دینے کے لیے کسی خاص اصول کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔سام وید کا پہلا حصہ ان منتروں کا مجموعہ ہے جن کو رگ وید کے مختلف منڈلوں سے لے کر ترتیب دیا گیا ہے۔جو ایک ہی دیو کی استتی میں گائے گئے ہیں۔پورے مجموعے میں بہت کم ایسے منتر ہیں جو رگ وید میں سے ایک جگہ سے لئے گئے ہوں۔ سام وید کے پہلے حصے میں رگ وید کے منتروں کے مصروں کو جگہ جگہ سے اکٹھا کر کے ترتیب دیا ہوا ہے۔جب کہ دوسرا حصہ بناوٹ میں کچھ کچھ ملا ہوا ہے اس کے بہت سے حصے تین تین مصرعوں کے منتر پر مشتمل ہیں۔جن کو رگ وید کے ایک ہی سوکت یا حمد سے لیا گیا ہے۔[69]

اتھر وید کی ترتیب:

اتھر وید کے منتروں کو تین حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے جس سے اتھر وید کی ترتیب معلوم کی جا سکتی ہے ان میں سے پہلے دو حصوں میں منتروں کی لمبائی کا ذکر ہے جبکہ تیسرا حصہ موضوع کی وحدت پر منحصر ہے۔پہلے حصے میں ایک سے لے کر سات کانڈک چھوٹے منتروں کے مختلف وشیوں پر ہیں۔جبکہ دوسرے حصے میں آٹھ سے لے کر بارہ کانڈک تک لمبے منتر مختلف مضامین کے متعلق ہیں۔ان کانڈوں میں بڑے بڑے سوکت ہیں جن میں منتروں کی تعداد بھی زیادہ ہے۔بارھویں کانڈک میں پہلا سوکت پر تھوی سوکت ہے۔جس میں بھومی کا سیاسی اور جغرافیائی تجزیہ کیا گیا ہے۔ تیسرے حصے میں تیرہ سے لے کر اٹھارہ کانڈک کے منتر ایک ہی وشے یا مضمون کے متعلق اکٹھے کیے ہوئے ہیں، تیرھواں کانڈک روحانی وشیوں کے متعلق ہے۔چودھواں کانڈک ویواہ کے مضمون کے متعلق ہے۔اس میں صرف دو سوکت ہیں جن میں ۱۳۹ منتر ہیں۔ان منتروں میں شادی بیاہ اور گرہتھ اشرم کی سب معلومات کو تفصیل سے بیان کیا ہوا ہے۔ پندرھواں کانڈک ورت، یگیہ اور روحانیت دینے سے تعلق رکھتا ہے۔سولہویں کانڈک میں ایک ہی سوکت ایک صد تین منتروں کا ہے۔جس میں دکھوں کو ختم کرنے اور فتح و کامیابی حاصل کرنے کے لئے اُپاسنا کرتے ہوئے نہایت ہی سندر منتر پائے جاتے ہیں۔سترھویں کانڈک میں بھی ایک ہی سوکت ہے جس کے تیس منتروں میں ڈر کو دور کرنے، بہادر بننے اور ہر دل عزیز ہونے کے لیے خاص طور پر اُستتی کی ہوئی ہے۔اٹھارھواں کانڈک شرادھ کانڈک ہے۔جس میں چار سوکت ہیں اور منتروں کی تعداد ۲۸۳ ہے۔ان میں یم کا پتری یگیہ اور ان

[69] Ibid. p.96

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

کے مختلف کرم کانڈوں کے متعلق تفصیل مہیا کی ہوئی ہے۔آخری دو کانڈک انیس اور بیس کو بعد میں شامل کیے جانے والے کانڈک مانے جاتے ہیں-انیسویں کانڈک میں ۲۷ سوکت ہین جن میں ۴۵۳ منتر ہیں ان منتروں میں راشٹر کی ترقی اور ملک و قوم کے متعلق معلومات کے ساتھ ساتھ روحانی اور سماجی مسائل کی جانکاری دی ہوئی ہے۔آخری کانڈک میں منتروں کی تعداد ۹۵ ہے جو خاص طور پر سوم یگیہ کے متعلق ضروری معلومات دیتے ہیں۔یہ منتر رگ وید کے منتروں سے مشابہت رکھتے ہیں۔رگ وید کے پہلے، آٹھویں اور دسویں منڈل کے منتر ویداتھروید کے لگ بھگ ان بارہ سو منتروں سے ملتے جلتے ہیں۔[70]

قرآن اور وید کی جمع و تدوین اور ترتیب کا تاریخی و تقابلی جائزہ:

جمہور مفسرین اور تمام علماء کے درمیان اس تحقیق کے بارے میں اتفاق ہے کہ قرآن کریم کی دو تاریخیں ملتی ہیں،ایک قرآن کریم کو یکبارگی میں لوح محفوظ سے بیت العزت پر اتارا گیا جسکا صریحاً ذکر قرآن کریم اور احادیث میں ملتا ہے۔ "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ[71]" ترجمہ: رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ سُوْرَةُ ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا[72]، يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ"[73] ترجمہ: خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔ آپ ﷺ کے دور میں جب ناسخ منسوخ کے متعلق سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں اللہ تعالی نے مذکورہ آیت نازل کی جو اسکے اولاً تاریخ کی تائید کرتی ہے اصل سے مراد بیت العزۃ والی کتاب قرآن مجید ہے۔قرآن کریم کی اولاً تاریخ اسکا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نزول ہونا ہے۔قرآن کریم کی دوسری تاریخ،لوح محفوظ سے آپ ﷺ پر وقت اور احوال کے مطابق آہستہ آہستہ نازل ہونا ہے جسکے نزول کی تاریخ ہمیں آپ ﷺ کی سیرت سے ۲۳ سال کی مدت معلوم ہوتی ہے،ایک روایت کے مطابق ۲۰ سال میں قرآن نازل ہوا۔ اس روایت میں ۲۰ سے مراد ۲۳ ہی ہے کیونکہ عرب کی عادت تھی کہ وہ اکائی کے عدد کو شمار میں کرتے تھے،اربعین اکتالیس کو بھی کہتے تھے بیالیس کو بھی انچاس تک کو اربعین ہی کہتے تھے اور یہ مشہور کلیہ ہے کہ قلیل عدد کثیر کی نفی ں میں

70 Ibid. p.113,114
71 Al-Quran 2:185
72 Al-Quran 1:97
73 Al-Quran 39:13

Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

کرتا۔اس سے قرآن کی تاریخ ۶۱۰ء یا ۶۱۱ء سے ۶۳۳ء یا ۶۳۴ء تک ملتی ہے۔ جبکہ ویدکی تاریخ قرآن کی تاریخ سے متضاد ہے-وید کی تاریخ میں ہمیں نزول کے متعلق کوئی روایت ں میں ملتی بلکہ وید کے بننے اور تخلیق کرنے کا تذکرہ ملتا ہے اور قرآن کی تاریخ بمطابق سیرت النبی ﷺ ۴۰ سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت ملی اور ۲۳ سال کے عرصہ میں مکمل ہوااور وید کی تاریخِ تخلیق میں جس قدر اختلاف پایا جاتا ہے، شاید ہی کوئی کتاب ایسی ہو جسکی تاریخ میں اس قدر اختلاف پایا جاتا ہو۔ بحر حال اس اختلاف کو ختم کرتے ہوئے ہم نے وید کی تاریخ کو تین نظریات میں تقسیم کیا ہے۔ وید ہمیشہ سے ہے اور وید دنیا کے ساتھ تخلیق کی گئی، ان دونوں نظریوں کو وید ہی سے علماء نے رد کیا ہے۔ جبکہ تیسرا خیال کہ وید کی کوئی ابتداء نہیں بلکہ وید ایک ایسا علم ہے، جسکی بنیاد انسانی سوچ پر ہے۔ اگر انسانی سوچ کی بات کریں تو پھر اس بات کا معلوم ہونا مشکل ہے کہ انسان کی سوچ کب شروع ہوئی اور جب انسانوں نے سوچنا سمجھنا اور جاننا شروع کیا تو اسی کے ساتھ قدرت پر بھی غور و فکر شروع کیا اور اسی سوچ میں مختلف ادوار میں اضافہ ہوتا رہا۔اور اسی طرح وید میں بھی اضافہ ہوا۔ وید کی نظموں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ چندس کے دور میں نظموں کی تعداد کم تھی جبکہ منتر کے دور میں بہت زیادہ ہو گئی۔ پہلے صرف ایک خدا کا تصور تھا پھر تصورِ خدا کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس پر یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وید کی تاریخ انسانی سوچ کی تاریخ پر منحصر ہے۔شاید یہی وجہ ہے کے ہر دور میں سوچنے والوں نے اپنے دور کو وید کا تخلیقی زمانہ مقرر کر دیا جسکی وجہ سے وید کی تاریخ کے متعلق مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔

قرآن کریم اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے جسکی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالی نے لیا، بوجہ اہم خصوصیات قرآن باقی کتب سے اہمیت رکھتی ہے۔ جن میں سب سے اہم قرآن کی محفوظیت (اس میں ذرہ برابر بھی ردوبدل نہیں ہوئی) ہے۔ جو قرآن بیت العزت سے نازل کیا گیا بعینہ وہی قرآن آج بھی اسی صورت میں موجود ہے۔اس کے الفاظ، آیات، سور اور ترتیب میں ذرہ بھی تغیر واقع نہیں ہوا ہے۔ قرآن کی تدوین کو علماء نے تین مراحل میں تقسیم کیا ہے۔ اول: قرآن نزول کے ابتدائی دور سے ہی حفظ بھی کیا جاتا رہا اور لکھا بھی جاتا رہا یہ دور حضرت محمد ﷺ کا دور تھا، جس میں آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی قرآن کو مختلف اشیاء پر مکمل لکھوا دیا تھا۔ دوم: یہ دور خلیفہ اول حضرت ابو بکرؓ کا دور تھا، کہ جب قرآن مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو اسے جمع کر کے لکھنے کا حکم دیا۔ قرآن اس شرط کے ساتھ جمع کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کسی کو قرآن کا حصہ یاد ہے وہ اپنے ساتھ دو گواہ لے کر آئے اور اسے آکر تحریر کروائے۔ حضرت ابو بکرؓ کے مصحف کی تعداد بہت زیادہ تھی کیونکہ ہر سورت الگ الگ مصحف میں تھی۔ یہ مصحف حضرت ابو بکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور اسکے بعد حضرت حفصہؓ کے پاس

Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

تھا۔ثالث: خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں جب قراءۃ کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہوا تو حضرت عثمانؓ نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے قرآن کو قریش کی زبان میں لکھنے کا حکم دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہلایا کہ صحیفے (جنہیں زید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا) ہمیں دے دیں تاکہ ہم ان مصحفوں کو کتابی شکل میں نقل کروالیں۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے، حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعد بن العاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کرلیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی صحابیوں سے کہا کہ اگر آپ لوگوں کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلے میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش ہی کی زبان کے مطابق لکھ لیں کیونکہ قرآن مجید بھی قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف نسخوں میں نقل کر لیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوادیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے سوخت (جلادیا جائے) کردیا جائے۔ قرآن کو حفظ اور تحریراً محفوظ رکھا گیا اور پھر حضرت عمرؓ کے مشورے سے بہت جلد قرآن کو جمع کر کے محفوظ کرلیا گیا جبکہ وید کا معاملہ اسکے بلکل متضاد ہے- وید کو صرف حفظ کے طور پر محفوظ رکھا جاتا تھا اور پھر ایک عرصہ بعد اسے بھلادیا جاتا اور پھر سے وید کو بنایا جاتا تھا۔ اسی طرح لمبے عرصہ (سینکڑوں سالوں) تک وید کا یہ عمل جاری رہا اور پھر مہابھارت کے زمانے میں وید کو مرتب کیا گیا۔ ایک روایت کے ذریعے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ویاس نے وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا، رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھر وید۔ بقول البیرونی ہمارے زمانے سے قبل، کشمیر کے ایک ممتاز برہمن واسکر نے ویدوں کو تدوین کرنے کی ذمیداری اٹھائی تھی، اس خوف سے کہ کہیں وید لوگوں کے حافظہ سے پوری طرح محو نہ ہو جائیں۔ اس نے ایسے کام کا ذمہ لیا جو اس پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ اور پھر واسکر نے وید لکھا۔ قرآن کو جمع کیا گیا، وید کو جمع نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اگرچہ قرآن اور وید دونوں کو ہی ابتداء سے یاد کیا جاتا تھا لیکن قرآن کو حفظ کے ساتھ مختلف اشیاء پر لکھا بھی جاتا رہا اور پھر قرآن کو ان مختلف اشیاء سے جمع کر کے ایک مصحف میں لکھ دیا گیا، جبکہ وید کو ہمیشہ یاد کیا جاتا اور پھر بھلا دیا جاتا اور پھر ایک عرصے بعد واسکر نے اپنے حافظے کے ذریعے سے اسے تدوین کیا۔

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں، آپ ﷺ پر جب آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ کاتبین وحی کو لکھنے کا حکم دیتے اور یہ بھی بتادیتے کہ اس آیت کو کہاں کس آیت کے بعد کس سورہ میں لکھنا ہے اور صحابہ کرامؓ نے قرآن کو اسی ترتیب سے لکھا

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

اور یاد کیا تھا۔ یہ کہنا انتہائی غلط ہے کہ حضرت زیدؓ کو جس ترتیب سے آیات ملتی گئیں وہ لکھتے گئے، اگر اس طرح سے قرآن کو مرتب کیا جاتا تو موجودہ قرآن میں سب سے آخر میں ملنے والی آیت (من المومنین رجال صد قوا الخ) درج ہوتی، کیونکہ حضرت زیدؓ کو یہ آیت سب سے آخر میں ملی، جب کہ یہ آیت سورہ الاحزاب میں لکھی ہوئی ہے۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت زیدؓ اور انکے ساتھیوں کو جب کوئی آیت ملتی تو اسے اسی مقام پر رکھتے جہاں آپ ﷺ نے اسے رکھنے کا حکم دیا تھا، البتہ سورتوں کی ترتیب کے متعلق دو خیال پائے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ سورتوں کی ترتیب بھی وحی کے ذریعہ ہوئی اور دوسرا خیال ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے کی ہے۔ زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعض سورتوں کی ترتیب بذریعہ وحی ہوئی اور بعض سورہ مثلاً سورۃ توبہ کے متعلق صریح علم موجودہ نہیں تھا جسکی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے سورۃ الانفال کے بعد لکھا۔[74] قرآن آج بھی اسی صورت موجود ہے جس صورت میں وہ نازل کیا گیا پھر چاہے وہ نزول انزال کا ہو یا تنزیل کا، قرآن آج تک اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اسکی ترتیب میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اسکے برعکس وید کی ترتیب اپنی ابتدائی صورت میں نہیں بلکہ وید کی ترتیب کے لحاظ سے بات کی جائے تو وید کی ترتیب ایک دفعہ نہیں ہوئی، اسے کافی دفعہ بنایا گیا اور کافی دفعہ بھلایا گیا یعنی یہ اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں بلکہ وید ویاس نے اسے کافی عرصہ بعد ترتیب دے کر شاگردوں کو دی اور وید ویاس کی ترتیب کے بعد اسے لکھا گیا۔

نتائج البحث:

مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم اور وید کی تاریخ، جمع و تدوین اور ترتیب کے تقابل سے معلوم ہوا کہ اس موضوع میں یکسانیت نہیں پائی گئی بلکہ اس میں تضادات کثرت سے پائے گئے ہیں۔ قرآن بذریعہ وحی آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ جو لوح محفوظ میں پہلے سے موجود تھا۔ اور وید تخلیق کئے گئے اور بنائے گئے ہیں۔ جو پہلے موجود نہ تھے۔ تاریخ قرآن بمطابق سیرت النبی ﷺ ابتداء کی تاریخ ۶۱۰ء یا ۶۱۱ء اور ۶۳۳ء یا ۶۳۴ء میں مکمل ہوا۔ تقریباً ۲۳ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اور وید کی ابتداء کی تاریخ متعین نہیں بلکہ وید انسان کی سوچ اور انسانی دماغ پر منحصر ہے اور اسکے مکمل ہونے کی تاریخ مھابھارت کا دور ہے اور تقریباً ہزاروں سالوں کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ قرآن ابتداء سے ہی حفظ کئے جانے کے ساتھ لکھا بھی جاتا رہا۔ اور وید کو ابتداء سے ہی صرف حفظ کیا جاتا رہا اور طویل عرصے بعد اسے لکھا گیا۔ قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں، پتلے پتھروں سے،

---

[74] Usmani, *Ulumul Quran*, p.75,76.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 6, No. 2 || July-December 2020 || P. 55-81
https://doi.org/10.29370/siarj/issue11urduar4

جن پر قرآن مجید لکھا گیا تھا اور لوگوں کے سینوں کی مدد سے جمع کیا گیا اور پھر تدوین کی گیا۔ اور وید کو جمع نہیں کیا گیا کیونکہ وید کو لکھا نہیں جاتا تھا۔ وید کو ویاس نے اپنے حفظ کے ذریعہ چار حصوں میں تقسیم کیا، اور اپنے شاگردوں کو اس کی ذمہ داری دی جسکے ذریعہ واسکر نے اسے تدوین کیا۔ قرآن تحریف سے پاک ہے اس میں ذرہ برابر بھی رد وبدل نہیں ہوئی۔ اور وید تحریف سے پاک نہیں ہے کیونکہ وید کافی دفعہ بھلانے کے بعد پھر بنائے گئے۔ قرآن کی ترتیب اسی صورت میں موجود ہے جس طرح لوح محفوظ میں موجود تھی۔ اسکی سورۃ اور آیات کی ترتیب میں ذرہ برابر بھی رد وبدل نہیں۔ جبکہ وید کی ترتیب کئی مرتبہ ردوبدل اور بھلائے جانے کے بعد وید ویاس کی ترتیب پر ہے۔ قرآن کے متعلق روز اول سے تفصیلا معلومات موجود ہیں جبکہ وید کے متعلق معلومات نہایت اختلاف کے ساتھ اور مختصر پائی جاتی ہے۔ مذکورہ تعلیمات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم آج تک اسی صورت میں موجود ہے جس صورت میں نازل ہوا ہے جبکہ وید اپنی اصل سے کافی دور ہو گئی ہے۔ قرآن کلام ربی تھا اور ہے، جبکے موجودہ وید کلام ربی نہیں ہے۔

سفارشات:

اس موضوع پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ ان دونوں کتب کے تقابل کے بہتر سے بہترین نتائج مل سکیں اور اسکے لئے ضروری ہے کہ وید کی تاریخ جمع تدوین وترتیب کو مزید جاننے کی کوشش کی جائے۔ جس طرح قرآن کی تاریخ جمع و تدوین اور ترتیب واضح طور پر ملتی ہے۔ وید چونکہ دنیا کی سب سے قدیم کتب مانی جاتی ہیں تو قدیم ہونے کی بنا پر ہمیں اس کے تاریخ جاننے میں وقت لگے گا جیسے کہ ایک کاتب لکھتے ہیں کہ اگر وید کے متعلق جاننا ہے تو کئی صدیاں اور کئی لوگوں کی ضرورت ہے۔ اور اس کے متعلق بہت سے لوگوں نے لکھا اور جانا مگر اسے کچھ ہی سمجھ پائے ہیں۔ تو اس موضوع پر مزید تحقیق کی جائے تا کہ ان کتب کے بارے میں مزید آگاہی حاصل ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)